REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱/

یکم رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۸ احسان ۱۳۲۸ ہش | ۲۸ جون ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۴۷

اخبار احمدیہ

کوئٹہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ رات گرمی کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔ ۱۰ اسہال کی اور گلے میں درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت فرماویں۔

مرزا رفیع احمد صاحب کی طبیعت تا حال علیل ہے۔ گو پہلے سے درد میں کمی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور باقی افراد خاندان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ پارک ہاؤس میں پڑھایا۔ ۲۵/۶/۴۹

افغانستان کے بجٹ سے دگنی رقم پاکستان قبائلی علاقوں پر خرچ کرتا ہے

خان قیوم کی شاہ ولی خاں سے گفتگو کا ماحصل

مردان ۲۷ رجون۔ کل مردان میں ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں نے کہا۔ کہ سرحد کے پٹھان اپنے مقدس وطن کے ایک ایک انچ کے تحفظ کے لئے جانیں تک لڑا دیں گے۔ آپ نے کہا۔ میری ایک دفعہ پاکستان میں افغانستانی سفیر کرنل شاہ ولی خاں سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے سرحد کے افغانستان میں شمولیت کے معاملے پر قائل کرنے کی کوشش کی۔ میں نے انہیں واشگاف الفاظ میں بتا دیا۔ کہ سرحد ایک بھاری اکثریت سے اپنی قسمت کو پاکستان کے ساتھ وابستہ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اسے اس پر فخر ہے۔ پھر انہوں نے قبائلی علاقوں کا ذکر چھیڑا تو میں نے کہا۔ کہ کیا افغانستان کی اتنی بساط بھی ہے۔ کہ وہ ان لاکھوں افراد کا بوجھ اٹھا سکے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان ان علاقوں کی بہبود کے لئے جتنا روپیہ خرچ کرتا ہے۔ وہ افغانستان کے سارے بجٹ سے دو چند ہے۔ آخر کار انہوں نے مجھ سے فرمائش کی۔ کہ ہم صوبہ سرحد کا نام بدل دیں۔ تو میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ کام مجلس دستور ساز کا ہے۔ آپ اس کی طرف رجوع کریں۔ مردان میں وزیر اعظم جہاں کہیں بھی گئے۔ عوام نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ عوامی لیگ کا نام صرف اخباروں تک ہی ہے۔ ورنہ عوام میں تو اسکی کوئی سرگرمی نظر نہیں آتی۔ آپ نے کہا۔ پیر مانکی شریف نے سول نافرمانی کی دھمکی دی تھی۔ لیکن دس پندرہ روز گزر گئے ہیں۔ مجھے تو کوئی خاص سرگرمی نظر نہیں آئی۔

خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے خلاف بے ضابطگیوں کی تحقیقات

استغاثے کی پیروی شیخ منظور قادر کریں گے

لاہور ۲۷ رجون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنر مغربی پنجاب نے خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ کے خلاف الزامات کی سماعت کا حکم دیا ہے۔ یہ سماعت قانون مجریہ ۱۹۴۹ء کے تحت ہوگی۔ جس کی رو سے کسی شخص کو پبلک نمائندہ عہدہ کے نا اہل قرار دیا جا سکتا ہے۔ موصوف نے لاہور ہائیکورٹ کو ان الزامات کی سماعت کے لئے کہا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے خان آف ممدوٹ کے خلاف مقدمہ کی پیروی مسٹر منظور قادر بیرسٹر کریں گے۔ اس سلسلہ میں سرکاری نوٹیفیکیشن کا متن حسب ذیل ہے:-

چونکہ گورنر مغربی پنجاب کو اطمینان ہے۔ کہ خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ سابق وزیر اعظم مغربی پنجاب کی بے ضابطگیوں کے متعلق بعض الزامات کی تحقیقات کرنے کے لئے کافی وجوہات موجود ہیں۔ اس لئے ایسے الزامات خاص طور پر فرد الزامات میں رکھے جا رہے ہیں۔ اور چونکہ خان آف ممدوٹ ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء سے ۲۶ رجنوری ۱۹۴۹ء تک صوبہ مغربی پنجاب کے وزیر رہ چکے ہیں۔ اس لئے اب گورنر بہادر کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ کہ مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۳ کے احکام کے تحت متذکرہ الزامات کی صداقت معلوم کرنے کے لئے تحقیقات جاری کی جائے۔

نیز گورنر بہادر نے اس مقصد کے لئے لاہور ہائیکورٹ کو مذکورہ ایکٹ دفعہ ۳ کے تحت تحقیقات جاری کرنے کے لئے کہا ہے۔ موصوف نے حکومت کی طرف سے مسٹر منظور قادر بیرسٹر ایٹ لاکو خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ کے خلاف الزامات کی پیروی کے لئے نامزد فرمایا ہے۔

مغربی پنجاب میں تپدق کی روک تھام

گلاب دیوی ہسپتال کو وسیع کرنیکی سکیم

لاہور ۲۷ رجون۔ مغربی پنجاب کے ٹی بی آفیسر ڈاکٹر علی گوہر نے آج لاہور کے اخبار نویسوں کو گلاب دیوی ٹی۔بی ہسپتال کے مختلف شعبے دکھاتے ہوئے بتایا۔ کہ اگر مغربی پنجاب میں صوبے کا تمام سالانہ بجٹ ٹی۔بی کی روک تھام کے لئے وقف کر دیا جائے۔ تو پھر بھی صرف صوبے کی ایک تہائی ضروریات کو پورا کیا جا سکیگا۔ اس وقت صوبے میں اندازاً ۴ لاکھ افراد تپدق میں مبتلا ہیں۔ اور ہر سال ساٹھ ہزار اشخاص محض اسی موذی مرض کی وجہ سے لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اندازہ ہے۔ کہ قریباً ہر سال ایک لاکھ ساٹھ ہزار نئے مریضوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس قدر خوفناک صورت حال کے مقابلے میں ہمارے موجودہ ذرائع اتنے محدود ہیں۔ کہ وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تقسیم کی وجہ سے ٹی۔بی کے اکثر ہسپتال اور علاج گاہیں مشرقی پنجاب کو دیدی گئیں۔ اور مغربی پنجاب کے حصے میں صرف چھوٹے چھوٹے تین ہسپتال آئے ہیں۔ جن میں سے ایک گلاب دیوی ٹی۔بی ہسپتال ہے۔ جسے یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے جاری کیا گیا ہے۔ بیک وقت اس میں ۰۰ مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسکو مزید بڑھانے کا ایک پروگرام مرتب کیا گیا ہے جس کی رو سے اسے ایک معیاری ہسپتال [illegible]

ارکان کمیشن کی سرگرمیاں

کراچی ۲۷ رجون۔ اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے چودہ رکن پاکستان سے اس کے جواب کی مزید وضاحت کے لئے کراچی آئے ہوئے ہیں۔ آج پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی سے ملے۔ یہ دونوں رکن کل پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں سے ملیں گے۔ اور پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی سے بھی ملاقات کریں گے۔

ہم کرائے ادا نہیں کرینگے

لاہور ۲۷ رجون۔ انجمن مہاجرین نے اپنے ایک خاص اجلاس میں یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ گورنر کے ساتھ نظم و نسق میں ہاتھ بٹانے کے لئے جو مشیر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ ان میں انجمن مہاجرین کا بھی ایک نمائندہ لیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک اور ریزولیوشن میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ جب تک مہاجرین کو ان کی متروکہ جائیدادوں کے کرائے نہیں ملیں گے۔ وہ کرائے ادا نہیں کریں گے۔

مہ صیام نظر آگیا

پشاور ۲۷ رجون۔ پشاور سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج شام مسجد مہابت خاں میں رمضان المبارک کا چاند دیکھ لیا گیا۔

بین المملکتی کانفرنس میں تعطل

کراچی ۲۷ رجون۔ کراچی میں متروکہ جائیدادوں کے متعلق جو بین المملکتی کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہندوستانی وفد مسٹر آئنگر کی قیادت میں اپنی حکومت سے مزید استصواب کے لئے واپس گیا ہے۔ اس تعطل کی وجہ یہ ہوئی کہ پاکستانی وفد نے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی متروکہ جائیدادوں پر قبضہ کر لینے کے آرڈیننس کے ہوتے ہوئے گفتگو فضول ہے۔ پہلے اسے واپس لیا جائے۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر نے کہا۔ کہ وہ اپنی حکومت سے استصواب کے بعد ہی اس مسئلے پر گفتگو کر سکتے ہیں۔

ریاستی کواپریٹو اداروں کے حسابات

لاہور ۲۷ رجون۔ لاہور میں ۲۲ اور ۲۳ راپریل کو جو بین المملکتی بنکنگ کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے فیصلوں کے مطابق جن مسلمان مہاجرین کے حسابات پٹیالہ مشرقی پنجاب کے ریاستی یونین الور اور بھرت پور ہماچل پردیش اور بلاسپور کی ریاست کی انجمنہائے امداد باہمی میں ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے دعاوی رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز مغربی پنجاب کے پاس ۱۵ رجولائی ۱۹۴۹ء سے پہلے پہلے درج کرائیں۔ جن مسلمان مہاجرین کے حصے مشرقی پنجاب یا مذکورہ بالا ریاستوں کے کواپریٹو اداروں میں ہیں۔ اور جو ان حصص کو تبدیل یا فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ حصوں کی مکمل تفصیل کے ساتھ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹیز مغربی پنجاب لاہور کو اس بارے میں ۱۵ رجولائی [illegible]

اڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسرے کے لئے پسند کرو

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں۔ کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے۔ کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کر جائے گی۔ اگر اختلاف ہو اور اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے۔ کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو کیسی اعلےٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو۔ تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں۔ اور کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی۔ جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو۔ کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ بمصیبت اور بلا میں اس کا انجام اچھا نہیں۔" (تاریخ تقریر و خطبہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۱ء یوم عید اضحےٰ)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والا ہر مجاہد کوشش کرے

کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک۔ فی صدی مرکز ربوہ میں داخل ہو جائے۔ وہ احباب جن کا وعدہ اگست ستمبر۔ اکتوبر یا نومبر کا ہے۔ یا وہ جن کا وعدہ دوران سال کا ہے یا سال نصف سے زیادہ گزر گیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ بھی اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر دیں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں۔ جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اگر آپ نے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تو اب یہ نوٹ پڑھ کر فوراً ادا کرنے کا فکر کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

کار ثواب

علاقہ پونچھ کے ایک صاحب اخبار جاری کرانا چاہتے ہیں۔ مگر استطاعت نہیں رکھتے۔ انہوں نے دفتر الفضل کو لکھا ہے۔ مگر ہمارے پاس گنجائش نہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب کچھ رقم بھیجدیں۔ تو علاقہ پونچھ کے ان صاحب کے نام اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ (قائمقام مینیجر الفضل)

ایک مجاہد کی دمشق میں آمد

آمد

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون پاکستان جاتے ہوئے بیروت کی بندرگاہ پر ۲۹/۵ کو ۲ بجے پہونچے۔ خاکسار نے دمشق سے بیروت جا کر ان کو خوش آمدید کہا۔ بیروت میں قریباً ۲ گھنٹہ قیام کے بعد آپ دمشق کے لئے روانہ ہو گئے۔ دمشق پہنچنے پر جماعت کے دوستوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کی آمد کا ذکر روزانہ اخبارات میں سے۔ العلم۔ الانقلاب۔ الف باء اور القبس نے کیا۔

شام کی نیشنل پارٹی کا روزنامچہ القبس مکرم مولوی صاحب کی آمد پر جماعت احمدیہ کی خدمات کا یوں ذکر کرتا ہے۔

ومن الجدیر بالذکر ان رسل ھذہ الجماعۃ فی ای مکان وجدوا یدافعون عن فلسطین وقضایا العرب بقوۃ ونحن نرحب بالقادم الکریم ونرجو لہ طیب الاقامۃ

یہ قابل ذکر بات ہے کہ اس جماعت کے نمائندگان ہر جگہ فلسطین اور عربی قضایا کا مضبوطی سے دفاع کرتے ہیں۔ ہم اس معزز شخص کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ نیز العلم نے بھی سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور سوشل خدمات ومساعی کا مفصل ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے تبلیغی جہاد پر خراج تحسین ادا کیا۔

ملاقاتیں

دمشق پہنچنے پر عاجز نے آپ کی ملاقاتیں متعدد معزز اشخاص سے کرائیں۔ اور ان سے آپ کا تعارف کرایا۔ چنانچہ شامی پارلیمنٹ کے کئی چیدہ ممبران۔ سابق وزراء سفراء۔ زعماء اعلےٰ حکام اور ایڈیٹروں سے آپ نے ملاقات کی۔ وزیر تعلیم سے بھی ان کے دفتر میں جا کر ملاقات کی۔ موصوف آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ آپ نے افریقہ کے تبلیغی حالات ان کے سامنے بیان کئے تھے۔

ٹی پارٹی

جماعت دمشق نے آپکی آمد پر آپ کو ٹی پارٹی دی۔ جس میں مکرم منیر الحصنی صاحب اور مکرم رشدی البسطی صاحب نے آپ کو دوستوں کی طرف سے موجبا کہا بعد ازاں خاکسار نے تبلیغ اسلام اور احمدیت کے عنوان سے مفصل تقریر کی۔ اور مولوی صاحب کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا۔ بعد ازاں آپ نے جماعت کی خواہش پر سیرالیون میں تبلیغ اسلام کے عنوان سے ایک مؤثر اور ٹھوس تقریر کی۔ جس میں آپ نے کہا کہ اب ہمیں سیرالیون میں خدا کے فضل سے قابل قدر کامیابی ہوئی ہے۔ اور آئندہ اس سے بھی بہت زیادہ کامیابی کی توقع ہے۔ آپ نے وہاں پر مبلغین سلسلہ کی بعض مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ جو ان کو وقتاً فوقتاً پیش آتی رہیں۔

اختتام پر عاجز نے مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے پیش نظر جماعت احمدیہ کی ترقی اور حضرت اقدس کی درازی عمر اور تمام مجاہدین کرام کے لئے دعا کی درخواست کی۔ مکرم مولوی صاحب نے دعا کرائی۔ جس کے بعد جماعت کی خواہش پر آپ کا فوٹو جماعت کے ہمراہ لیا گیا۔

مکرم مولوی صاحب امروز فردا یہاں سے پاکستان کے لئے براستہ بغداد بمعہ Family روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت سے پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ نور احمد منیر از دمشق)

اظہار تعزیت

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ امام مسجد احمدیہ لندن کا یہ برقیہ موصول ہوا ہے۔ ہم نے یہ اطلاع نہایت افسوس کے ساتھ سنی ہے۔ کہ چوہدری عبدالرحمن صاحب واقف زندگی کے والد محترم مکرم چوہدری حاکم خان صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت احمدیہ لنڈن کو اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

ورنہ ہم تو اس سے بھی کہیں زیادہ سخت جان واقعہ ہوئے ہیں۔ ربائیکاٹ۔ اینٹ۔ پتھر۔ قتل سنگساری کیا تھا ہم نے برداشت نہیں کیا۔ اور کیا کیا برداشت نہ کریں گے۔ مگر سے

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

خواہ آپ ہمیں رائے زنی کا حق دیں یا نہ دیں۔ خواہ آپ اپنے آپ ہی کو اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھیں لیکن ہم لیا اعتراض اس وقت تک ضرور دہراتے چلے جائیں گے۔ جب تک کہ مودودی صاحب کے زمانہ نوشتی کا تمام لٹریچر خود آپ برد آب یا نذر آتش نہ کر دیں گے۔ کیونکہ وہ قرآن پاک کی مقدس تعلیم پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ وہ اعتراض مختصراً حسب ذیل ہے۔

"مودودی صاحب نے اپنے نظریہ جبریہ کی تائید میں قرآن کی آیات کے چند ٹکڑے پیش کئے ہیں۔ ہمارا اعتراض ہے کہ اگر ان ٹکڑوں کو سیاق و سباق میں رکھا جائے۔ تو ان آیات سے مودودی صاحب کے من گھڑت نظریہ کی تردید ہوتی ہے نہ کہ تائید"

(مفصل دیکھیں الفضل ۹ جون ۱۹۴۹ء زیر عنوان تدبر قرآن)

کیا ہمارے اس اعتراض کا اس کے سوا کوئی اور جواب ہے کہ آپ "رسالہ جہاد فی سبیل اللہ" کی تمام کاپیاں جلا ڈالیں۔ اور آئندہ اس کی اشاعت بند کر دیں؟

ناظرین یہ ہے ہمارا اعتراض جس کے لئے مدیر محترم ہمارا گالیوں سے موٗنہہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ بھی سمجھے کیونکہ اس ایک ہی اعتراض سے مودودی صاحب کے من گھڑت نظریہ "سیاسی اسلام" کی تمام عمارت دھڑام سے نیچے آ رہتی ہے اور اس ضمن میں اس وقت تک جو انشاء پردازی انہوں نے کی ہے۔ وہ تمام بیکار چلی جاتی ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ ہم مدیر محترم کے الفاظ میں ہی تھوڑے سے تصرف کے ساتھ کامل یقین رکھتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ پاکستان ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلام غالب ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی جماعت اسلامی کو نہ کہ سیاسی ملاں کی خود ساختہ جماعت کو اس کے مقصد اقامت دین میں کامیابی ہو گی۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

۲۸ جون ۱۹۴۹ء

ولو کرہ المشرکون

معاصر "تسنیم" کے مدیر محترم نے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان پر اتہام باندھا تھا کہ چونکہ وہ "قادیانی" ہونے کی وجہ سے برطانیہ پرست ہیں۔ اور ان کا مذہبی مرکز قادیان ہندوستان میں واقعہ ہے۔ اس لئے وہ پاکستان کی وزارت خارجہ کے اہل نہیں ہیں۔ ہم نے اس کے جواب میں عرض کی تھا۔ کہ چوہدری صاحب ہرگز برطانیہ پرست نہیں ہیں اور قادیان کا ہندوستان میں واقعہ ہونا قطعاً آپ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری میں حائل نہیں۔ وہ ایک حق پرست انسان ہیں۔ ان کا معیار اخلاق اس سے بہت بلند ہے۔ جتنا کہ مدیر تسنیم اپنی تنگ نظری اور احمدیت کے حسد کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔

ہم نے اشارۃً انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کا حوالہ دیا تھا۔ پھر جب برطانیہ ہندوستان پر حکمران تھا۔ تو اسلام کے اس اصول کے مطابق کہ ایسی قانوناً قائم شدہ حکومت کی جو دین میں دخل اندازی نہ کرے وفاداری لازمی ہے (اس اصول کو ہم انشاء اللہ قرآن کریم سے ثابت کر سکتے ہیں) احمدی حکومت وقت کے وفادار تھے۔ اب چونکہ پاکستان تمام مسلمان کہلانے والے لوگوں کا ایک آزاد ملک ہے۔ اور چوہدری صاحب اسی قوم کے فرد ہیں۔ اس لئے برطانیہ کی وفاداری کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور مدیر تسنیم کا آپ کی ذات پر یہ بہتان عظیم ہٹ دھرمی ہے۔ رہی یہ بات کہ قادیان احمدیوں کا مذہبی مرکز ہے۔ اور چوہدری صاحب احمدی ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بندے محض اس لئے کہ ان کا مقدس مقام اغیار کے قبضہ میں ہو۔ حق کو نہیں چھوڑ دیا کرتے۔ اور ان الحکم الا للہ کی تبلیغ سے باز نہیں رہتے۔ اس کی واضح نظیر ہم نے اشارۃً مکہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے دی تھی۔

اس ضمن میں ہمیں ناچار چند ایسی تلخ سی باتیں بھی لکھنی پڑ گئی تھیں۔ جن سے مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کے رویہ غیر جریئہ پر روشنی پڑتی تھی۔ اس لئے مدیر محترم کو طیش آنا لازمی تھا۔ اور جو کچھ احراری پن کے انداز میں طیش میں آکر فرمایا ہے۔ وہ آپ کے خود ساختہ اسلامی اخلاق سے بعید نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس کو نظر انداز کرتے ہیں۔

ہم نے اپنے ادارتی مقالہ میں چوہدری صاحب کے خاص معاملہ کے متعلق خود مدیر محترم کے فرمودہ کو بطور شہادت پیش کیا تھا۔ مدیر محترم نے چوہدری صاحب کے بیان کا حوالہ دے کر افغانستان کو ملزم گردانا تھا اور فرمایا تھا کہ افغانستان یہ سب کچھ کسی دوسرے کے اشاروں پر کر رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ یہ راز آشکارا ہے کہ افغانستان کس کے اشارہ پر پاکستان کے خلاف کر رہا ہے۔ اور اگر چوہدری صاحب کو محض اس وجہ سے کہ آپ کا مذہبی مرکز اغیار کے قبضہ میں ہے کوئی خیال ہوتا۔ تو اس دوسرے کی خوشی کے پیش نظر وہ افغانستان کو اس جرأت سے نہ ڈانٹتے کہ خود مدیر تسنیم کو بھی انگشت بر صاد رکھنا پڑا ہے۔

ہم نے عرض کیا تھا کہ مدیر تسنیم نے اس طرح خود اپنے اتہام کی تردید کر دی ہے۔ جو اس نے چوہدری صاحب کی ذات پر باندھا ہے۔ اب معلوم نہیں مدیر محترم نے اس دلیل کو سمجھا ہے یا نہیں۔ مگر اب ایک اور ہی ادائے خاص سے نکتہ سرا ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"جس طرح ایک انگریز یا ہندوستان کا کوئی رہنے والا جس کی وفاداریاں تقسیم ہیں۔ پاکستان کی خدمت کے بارے میں قابل اعتماد نہیں ہے۔ اسی طرح ہم کسی قادیانی کو جس کی گھٹی میں برطانیہ کی وفاداری پڑی ہے۔ اور جس کا مذہبی مرکز ہندوستان کے قبضہ میں ہے۔ پاکستان کے بارے میں قابل اعتماد نہیں سمجھتے۔ خواہ ہمارا (؟) ملازم ہونے کی وجہ سے وہ کوئی اچھا کام بھی کر دے۔ اس کے اچھے کام کی ہم ستائش کریں گے۔ ورنہ کلیدی کاموں کے لئے وہ غیر موزوں ہی رہے گا"

اے "پاکستان میں نظام اسلامی کے قیام کی دعوت دینے والے اخبار" کے مدیر محترم یہاں کسی اچھے کام کی ستائش کا سوال نہیں ہے بلکہ یہاں آپ کے اس نظریہ تنگ نظری کی تردید کا سوال ہے۔ کہ چونکہ چوہدری صاحب کا مذہبی مرکز ہندوستان میں ہے۔ اور چونکہ آپ کی دانست میں وہ برطانیہ پرست ہیں۔ اس لئے وہ پاکستان کے وزیر خارجہ ہونے کے نااہل ہیں۔ افغانستان کو اس طرح ڈانٹ بتانا کہ آپ کو بھی صاد رکھنا پڑا بلا لحاظ اس کے کہ وہ کس کے اشارے پر پاکستان کی مخالفت کر رہا ہے۔ خود اس بات کا بین ثبوت ہے کہ چوہدری صاحب کی ذات بابرکات اس اتہام سے بری ہے۔ جو آپ نے اپنی احمدیت دشمنی کی وجہ سے آپ پر لگایا ہے۔ ہم نے مکہ معظمہ کی نظیر دیکر یہ جتانا چاہا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں کی صورت میں یہ ممکن ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ چونکہ آپ "قیام دین" کے متعلق صرف زبانی جمع خرچ کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے اس بات کو سمجھنا آپ کے فہم سے ذرا بالا ہے۔ یہ ہے نتیجہ ختم نبوت کے اس غیر اسلامی تصور کا جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد بھی بنا لیا گیا تھا۔ اور جو تقریباً ہر نبی کے پیرو اس کی تعلیم سے ہٹ کر بنا لیا کرتے ہیں۔ اور ختم نبوت کے ساتھ ہی تمام فضائل بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اور آپ جیسے تنگ نظر لوگ خیال بھی نہیں کر سکتے۔ کہ جو کچھ قرون اولے میں ہوا تھا وہ پھر بھی ہو سکتا ہے۔

چونکہ آپ بات ذرا مشکل سے سمجھتے ہیں۔ ہم اپنی دلیل کا خلاصہ پھر درج کرتے ہیں

(۱) چوہدری ظفر اللہ خان احمدی مسلمان ہیں پاکستان کے باشندے ہیں۔ پاکستان تمام مسلمان کہلانے والوں کا ملک ہے۔ اس لئے چوہدری صاحب کی وفاداری پر اعتراض کرنا ظلم عظیم ہے۔ اور پاکستان میں فتنہ پھیلانے کے مترادف ہے۔

(۲) پاکستان میں برطانیہ کی حکومت نہیں۔ اس لئے برطانیہ کی وفاداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ پر برطانیہ پرستی کا اتہام لگانا ہٹ دھرمی ہے۔

(۳) افغانستان کو اس کی پاکستان دشمنی پر اس طرح کہ آپ کو بھی داد دینا پڑی متنبہ کرنا خود اس امر کی دلیل ہے۔ کہ قادیان کا ہندوستان میں واقعہ ہونا ان کے فرائض منصبی پر ذرا بھی اثر انداز نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ افغانستان کس کے اشارہ پر ایسا کر رہا ہے۔ اگر آپ پر اس کا کچھ بھی اثر ہوتا تو آپ اس امر میں کمزوری دکھاتے۔

اس ضمن میں ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ جو اتہام آپ نے چوہدری صاحب پر لگائے ہیں ان کو شہادتوں سے ثابت کریں۔ محض بدظنی مسلمانوں کا نہیں بلکہ کفار عناد کا شیوہ ہوتا ہے۔ ہم آپ کے اتہام کی تردید میں نہ صرف افغانستان کا معاملہ پیش کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے تمام اس عرصہ کی تاریخ کو پیش کرتے ہیں جب سے کہ آپ نے پاکستان کی وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی دنیا آپ کی اسلامی سپرٹ اور تمام دنیا آپ کی بلندی اخلاق کی مداح ہے۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے پاکستان کی شہرت کو مسلمہ طور پر چار چاند لگا دیئے ہیں۔ وہی پاکستان جس کی اسلامی ریاست نے مودودی صاحب کو "سیفٹی" کیوں پابند کر رکھا ہے۔ حالانکہ اب جب سے کہ پبلک سیفٹی ایکٹ نے اپنی کرامت دکھانی شروع کی ہے۔ "جماعت اسلامی تمام مسلمانوں کو مسلمان پاکستان کی ریاست کو اسلامی ریاست اس کے استحکام و حفاظت کو دینی فریضہ اور اس کی خدمت کو عبادت سمجھتی ہے۔" اور ڈھنکے کی چوٹ اس کا اعلان کر رہی ہے۔ مگر حکومت اس منافقت کو بھی بھانپ لیتی ہے۔

مدیر محترم تحریر فرماتے ہیں:-

"لیکن ہم نے ان کی خرافات (کیا شان گفتگو ہے) کو اول اس لئے کبھی جواب کے قابل نہیں سمجھا۔ کہ ہم ایک قادیانی کو اس امر کا حقدار ہی نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اسلام اور قرآن پاکستان اور ملت اسلامیہ کے متعلق رائے زنی کرے"

اللہ اللہ کیا اقامت دین کا جذبہ ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے:-

"انہوں (خاکسار راقم) نے آج صاف لفظوں میں یہ ظاہر کر دیا ہے۔ اور وہ یہ دعوے ہے کہ ہمارے اعتراضات کا جواب نہیں۔ ہمارا یہ دعوے بالبداہت ثابت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج تک تمام دنیائے "اسلامی جماعت" خاموش ہے۔ حالانکہ دنیائے اسلامی جماعت کی خاموشی صرف "جواب جاہلاں باشد خاموشی" کے حکیمانہ اصول پر مبنی ہے۔ ورنہ ع
درمحفل رنداں خبرے نیست کہ نیست"

مدیر محترم کے مندرجہ بالا ارشادات عالیہ سے تمام دنیا سمجھ سکتی ہے۔ کہ ہمارا دعوے کتنا درست ہوگا کہ جس کے خیال سے بھی آپ آپے سے باہر ہو کر گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ آخر جاہلوں کو جب جواب نہ آئے۔ تو ان کے لئے خاموش رہنا ہی اچھا پڑتا ہے۔ مولانا! گالیاں کھانے کے ہم بڑے مشتاق ہیں۔ یہ تو گالیاں ہیں ؎

نکلی ان شیریں لبوں سے گالی
ہم نے مصری سمجھ کے کھالی

(باقی دیکھیں صہ ۲ کالم ۴ پر)

روس کا عروج وزوال

حضرت حزقی ایل نبی کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام"

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپور

دوئم

پیشگوئی کے اس حصہ سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ روس ایک زبردست طاقت بن جائے گا۔ وہ ایشیاء یورپ اور افریقہ کی قوموں کو اپنے ساتھ ملا کر ایک گروپ یا بلاک بنائے گا اور خود اس گروپ یا بلاک کا سردار بن جائے گا۔ لکھا ہے کہ یہ سب کچھ آخری دنوں میں رونما ہوگا۔ جب روس کو ایک بہت بڑی جنگ درپیش ہوگی۔ وہ اپنی حلیف اقوام یعنی اپنے اتحادیوں کو پیش آمدہ جنگ کے لئے تیار کریگا وہ ان کی حمایت میں کھڑا ہو جائے گا ہر قسم کے سامان جنگ اور پورے لیل کانٹے سے ان کو لیس کر دے گا۔ چنانچہ روسی بلاک میں مندرجہ ذیل قوموں کے نام پیشگوئیوں میں موجود ہیں۔

(۱) فارس یعنی فارسی نسل سے تعلق رکھنے والی قومیں۔ قدیم فارس کا ایک حصہ پہلے ہی سے روس کے پاس ہے۔ کئی فارسی الاصل قومیں روس میں آباد ہیں۔ چونکہ روسی نظام کا کل پرزہ بن چکی ہیں اور یوں روغنی خزائن کی وجہ سے ایران پر روس کی نظر بد ہے۔ گزشتہ جنگ میں ایران سے کیا ہوا تھا۔

(۲) کوش: بائبل اٹلس میں ایک کوش تو بحیرہ کیسپین کے مغربی ساحل پر دکھایا گیا ہے۔ جو کاکیشیا کے قرب و جوار میں۔ ہو سکتا ہے کہ ایشیا کے ابتدائی نام کی صورت کوشس ہی ہو۔ بہر حال یہ علاقہ پہلے ہی روس کے پاس ہے۔ دوسرا کوشس بائبل اٹلس کی رو سے ایتھوپیا کی مشہور سرزمین ہے یعنی سرزمین حبش۔ انگریزی بائبل میں کوش کی جگہ ایتھوپیا ہی لکھا ہوا ہے۔

(۳) فوط: انگریزی بائبل میں فوط کی جگہ لبیا لکھا ہوا ہے۔ بائبل اٹلس میں بھی شمالی افریقہ میں اس کا مقام دکھایا گیا ہے۔ تاریخ بائبل صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے کہ ماریطانیا اور افریقہ کے دیگر حصوں کو آباد کرنے والا فوط سمجھا جاتا ہے۔

(۴) جمر یا جُمر کے بارہ میں تاریخ بائبل میں لکھا ہے "گمان کیا جاتا ہے کہ وہ ان بہت سی قوموں کا بانی تھا جنہوں نے یورپ اور اس کے بہت سے جزیروں کو آباد کیا۔ جن میں سے کئی ایک کے نام میں اب بھی جمر کے بڑے بڑے حروف صحیح یا ان کے مشابہ دیگر قریب المخرج حروف پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جرمن۔ کریمیا۔ کمبری۔ کمیرائی وغیرہ"

(تاریخ بائبل صفحہ ۳۸)

(ب) بائبل اٹلس میں جمر کو بحر اسود کے بالائی علاقہ یعنی جنوبی روس میں دکھایا گیا ہے اور حاشیہ میں الفاظ ایک نوٹ دیا گیا ہے کہ جمر کی اولاد جرمنی۔ فرانس اور سپین پر قابض تھی۔

(ج) علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ بنو جمر سے ترکوں کی سب شاخیں نکلی ہیں۔ جمر کے بڑے بیٹے کا نام ترک تھا۔ ریفاث ابن ترک سے فرنج ہیں اور اشبان ابن ترک سے صقالبہ یعنی روس۔ بلغاریہ اور سرویہ کی بعض قومیں۔

(ترجمہ تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۲۰۳)

یہ تو ظاہر ہے کہ روس میں ایک بہت بڑا حصہ تورانی یا ترکی نسل کا پہلے ہی سے آباد ہے۔ روس ترکستان میں بسنے والی قومیں ترکوں کی مختلف شاخیں ہیں۔ یہ سب قومیں کمیونزم کی علمبردار ہیں۔ اسی طرح جمر سے جرمن تو بالکل واضح ہے۔ جرمنی کا ایک حصہ اب روس کے پاس ہے۔

(۵) تجرمہ:۔ یہ بھی جمر کے ایک بیٹے کا نام ہے۔ ابن خلدون رومانی مؤرخ ہیروشیرس کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ اس کی نسل صقلب یا صقالبہ ہیں۔ یہ وہ یورپین قوم ہے جس کو Slavs کہتے ہیں یہ روس بلغاریہ اور سرویہ کے باشندے ہیں۔

(ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانکا جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۵) بائبل اٹلس میں تجرمہ کا مقام مشرقی ایشیائی کوچک میں بھی دکھایا گیا ہے۔

(۶) بلاد شمالیہ کی قومیں۔ یورپ ایشیا کے شمالی بلاد سے تعلق رکھنے والی کئی قومیں بھی روس کے گروپ میں بیان کی گئی ہیں۔

(۷) متفرق اقوام دنیا۔ پیشگوئی میں صاف لکھا ہے کہ ان قوموں کے علاوہ اور بھی بہت سی قومیں روس کے ساتھ شامل ہو جائیں گی۔

یہ نسلی تحقیق علمائے انساب و تاریخ کے نزدیک چاہے کچھ بھی ہو۔ اس میں کتنے ہی اختلاف کیوں نہ ہوں بہرحال پیشگوئی سے یہ تو ظاہر ہے کہ روس یورپ۔ ایشیا اور افریقہ کی بعض قوموں کو اپنے ساتھ شامل کر کے ایک گروپ بنائیگا۔ تاکہ پیش آمدہ جنگ کے لئے وہ تیار ہو سکے۔

آج سے اڑھائی ہزار سال پیشتر جب روس ایک محدود وگمنام اور پسماندہ علاقہ تھا۔ حضرت حزقی ایل نبی خبر دیتے ہیں کہ روس کی طاقت بہت بڑھ جائے گی وہ یورپ۔ ایشیا اور امریکہ کی بعض قوموں کو اپنے ساتھ شامل کر کے ایک بلاک بنائے گا اور خود اس بلاک کا سردار بن جائے گا۔ اور یہ کہ روس اپنے اس گروہ کو پیش آمدہ جنگ کے لئے بالکل تیار رکھیگا ہر قسم کی امداد ان کو مہیا کرے گا۔ اور ہر قسم کے سامان جنگ سے اپنے اتحادیوں کو لیس کر دے گا۔ یہ پیشگوئی کا پہلا حصہ ہے جس کی تفصیل گذشتہ مضمون میں آچکی ہے۔ پیشگوئی کے دوسرے حصے کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ یاجوج کی طاقت بہت بڑھ جائے گی۔ جو کہ روس۔ ماسکو اور ٹوبسک کا بادشاہ ہے۔ اب وہ اپنی حکومت۔ شوکت۔ طاقت اور عظمت کے گھمنڈ میں غیر ملکوں کو اپنے قبضہ میں لانے اور ان کے اموال۔ سرمایہ سونا چاندی اور دولت لوٹنے کی کوشش کرے گا۔ اس کا نظام ہی اس قسم کا ہوگا کہ مال مویشی۔ دولت اور سونا چاندی سب افراد سے نکال لیا جائے وہ سرمایہ داری کا دشمن ہوگا۔ وہ غیر ممالک پر حملہ کرتے ہوئے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہانتک کہ مشرق وسطی کے ممالک پر وہ حکومت کرنا چاہیگا جن کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ اسی لئے وہ وہی انجام کار ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس پر آگ اور گندھک کا مینہ برسایا جائے گا۔ مختلف زمینی اور آسمانی بلاؤں سے وہ بادل کی طرح چڑھائی کرے گا۔ اس کی گاڑیاں بگولے کی طرح اور اس کے گھوڑے عقابوں سے تیز تر ہوں گے (ہوائی طاقت مراد ہے)

(یرمیاہ ۴/۱۳)

حزقی ایل نبی بھی پیشگوئی کے اگلے حصہ میں یہی فرماتے ہیں "اے یاجوج تو اپنے مکان سے شمال کے کناروں کی طرف سے آئیگا۔ تیرے ساتھ بہت لوگ سب گھوڑوں پر سوار عظیم گروہ اور بڑا لشکر ہوگا۔ اور تو .... چڑھ آئیگا۔ بادل کی طرح جو زمین کو چھپاتا ہے یہ آخری ایام میں ہوگا۔" (حزقی ایل ۳۸/۱۴)

حدیث میں ہے کہ ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ دجال زمین پر کتنا تیز چلے گا۔ فرمایا جیسے بادل ہوا اڑائے جا رہی ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳)

فلسطین پر روس کا حملہ

"اے یاجوج تو آخری برسوں میں اس زمین کو آئے گا جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہے جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہاں اسرائیل کے پہاڑوں کی سرزمین پر جو قدیم سے ویران تھی تو چڑھ آئیگا یہ زمین اقوام عالم سے نکالی گئی۔ اور اس کے لوگ اس میں امن کے بس رہے ہوں گے کہ تو چڑھائی کریگا...... تو اور تیرے تمام لشکر اور تیرے ساتھ بہت سے لوگ" (۳۸/۸-۹)

اس پیشگوئی سے ظاہر ہے کہ اسرائیل کی سرزمین "تلوار کے غلبہ سے چھڑائی جائے گی۔ اقوام عالم کے قبضہ سے نکال لی جائے گی۔ اور اس میں بسنے والے لوگ ایک قوم سے تعلق رکھنے والے نہیں ہوں گے بلکہ مختلف قوموں سے فراہم کئے ہوئے ہوں گے۔ یہ مسلمان نہیں تو اور کون ہیں جو مختلف قوموں سے فراہم ہوئے جنہوں نے اسرائیل کی سرزمین کو تلوار کے غلبہ سے چھڑا کر قوموں کے آئے دن کے حملوں سے آزاد کر دیا۔ یوں یہ زمین اقوام عالم سے نکال کر مسلمانوں کی تحویل میں دیدی گئی۔ پیشگوئی میں ہے کہ ایسی قوم پر آخری زمانہ میں یاجوج حملہ کرے گا۔

فلسطین پر یہود کی یورش

یاد رہے کہ فلسطین پر یہود کی یورش کوئی جدا چیز نہیں بلکہ یاجوج ماجوج کے حملوں کی ایک کڑی ہے۔ روس اور امریکہ باہمی آویزش کے باعث اپنے اپنے ہاں کے یہودی فلسطین بھیج رہے ہیں۔ تاکہ وہاں مسلمانوں کی طاقت کو ختم کر کے اپنا اپنا اقتدار قائم ہو سکے۔ اس کی تصدیق احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ جن میں یہ ذکر ہے۔ دجال کے ساتھ یہود کے لشکر ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے۔

یخرج الدجال عدو اللّٰہ ومعہ جنود من الیھود واحناف (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۷) یعنی اللہ کا دشمن دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں کے لشکر اور قسم قسم کے لوگ ہوں گے

دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کے ساتھ اس کی پیروی کرنے والے اکثر یہودی ہوں گے۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۱۱/۲۱۴)

پس فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ روس اور امریکہ کی اسلامی ممالک کے متعلق جو سکیم ہے اس کے مطابق ہو رہا ہے۔ آج اس مقدس سرزمین میں یاجوج اور ماجوج یہود کے پشت پناہ ہیں اور یہود کے پردے میں دراصل یہی طاقتیں برسرپیکار ہیں یا یوں کہیئے کہ یہود اس پروگرام کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں جو یاجوج ماجوج نے اسلامی ممالک کے لئے تجویز کیا ہے۔

رتن باغ میں درس القرآن

رتن باغ لاہور میں انشاء اللہ رمضان کے مہینہ میں درس کا انتظام ہوگا۔ احباب کثرت سے اس میں شامل ہو کر فائدہ حاصل کریں۔ درس بعد نماز ظہر ہوا کرے گا۔

خاکسار ابوالمنیر

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کی

خدمت میں مبلغین مشرقی افریقہ کی طرف سے ایڈریس

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب واقفِ زندگی)

امسال احمدیہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ نے اعلان فرمایا کہ انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پاکستان جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ اور وہ انشاء اللہ پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ چونکہ کانفرنس کے موقع پر اکثر مبلغین نیروبی میں موجود تھے اس لئے ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ طے ہوا کہ محترم شیخ صاحب کی خدمت میں مبلغین مشرقی افریقہ کی طرف سے اسی وقت ایک پارٹی دی جائے اور آپ کی خدمت میں ایڈریس بھی پیش کیا جائے۔ چنانچہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء عصر کے بعد مسجد احمدیہ میں یہ تقریب ہوئی۔ مبلغین کے علاوہ احباب جماعت نیروبی اور بعض نیروبی نمائندگان بھی شامل تھے۔ چائے نوشی کے بعد آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا گیا۔ اختتام ایڈریس پر آپ کی خدمت میں تین ہار پیش کئے گئے۔ یوگنڈا و ٹانگانیکا کی طرف سے پیش کئے گئے۔ کینیا کی طرف سے اخویم مولوی محمد منور صاحب انچارج دار التبلیغ کینیا ٹانگانیکا کی طرف سے۔ اخویم مولوی عبد الکریم شرما اور یوگنڈا کی طرف سے۔ خاکسار نور الحق نے ہار پہنائے۔

جواب ایڈریس میں محترم شیخ صاحب نے مبلغین کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس ملک میں خاص خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ نیروبی کی طرف سے بھی آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا اور آپ کی خدمات کو سراہا گیا۔

ایڈریس

ہمارے محترم امیر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم مبلغین مشرقی افریقہ آپ کے اس دیار میں ایک لمبا عرصہ خدمات دینیہ بجا لانے کے بعد مرکزِ احمدیت کو مراجعت پر الوداع کہتے ہیں اور خلوص دل سے بارگاہ ایزدی میں دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کی مراجعت کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور ہر لحظہ اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اس موقعہ پر ہمارے احساسات اور قلوب جن متضاد جذباتِ مسرت و غم کی آماجگاہ بن رہے ہیں ان کا حیطۂ بیان میں لانا مشکل ہے۔ ایک طرف تو ہمارے دل اس بات پر خوشی و مسرت سے لبریز ہیں کہ جس مقصد کے لئے آپ اس ملک میں تشریف لائے تھے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ نے اسے حاصل کر لیا ہے اور آپ اب یہاں سے جاتے ہوئے اپنے دامنِ امید کو گلِ مراد سے بھر پور لئے جا رہے ہیں اور اس لحاظ سے آپ قابلِ صد مبارک ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ نے اپنے پندرہ سالہ قیام میں اپنے فرائض کو اس طرح سرانجام دیا۔ اور اس طرح تبلیغ احمدیت و اعلائے کلمۃ اللہ میں سرگرم عمل رہے کہ دلوں سے بے اختیار تحسین و مرحبا اور دعا نکلتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ احمدیت کی وہ بنیاد قائم فرما دی ہے جس پر آئندہ قصرِ احمدیت استوار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

گذشتہ پندرہ سال آپ نے جو اس ملک میں گذارے ہیں۔ ان میں جہاں آپ کے ذریعہ بفضلِ خدا مخلصین کی ایک جماعت تیار ہوئی جو خدا تعالےٰ کے منادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ندائے ایمان پر گوش بر آواز ہوئی اور ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا کہتے ہوئے اپنا مال و جان خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئی وہاں آپ نے متعدد دیگر خدمات بھی سرانجام دینے کی سعادت پائی۔ انہیں میں سے ایک ٹبورا میں خدا کی مسجد کی تعمیر ہے جو آپ کی مساعی جمیلہ کا نمونہ ہے۔ اسی طرح احمدیہ دار التبلیغ ٹبورا کی خوبصورت عمارت بھی آپ کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ پھر کلام پاک قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور متعدد دیگر کتب کے سواحیلی تراجم آپ کی خدماتِ جلیلہ کے شواہد اور آپ کے ذوق علمی و عملی کے گواہ ہیں۔ درحقیقت یہ سب اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کا فضل ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالےٰ آنے والے دنوں میں آپ کو اس سے بھی زیادہ برکات و افضال سے نوازے۔ آمین

اس کے ساتھ ایک افسردگی ہمارے دامنِ مسرت کو تھام رہی ہے کہ آپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ گو عارضی جدائی پر بھی ہمارے دل ایک غم محسوس کر رہے ہیں۔ جتنا عرصہ آپ نے ہم میں گذارا اس کی یاد ہمارے دل و دماغ پر محیط رہے گی۔ اور آپ کے اخلاق حسنہ کے گہرے نقوش ہمارے الواحِ قلوب پر منقوش رہیں گے آپ کی شفقت و محبت۔ اخلاص اور بے لوث ہمدردی ایسی نہیں جسے فراموش کیا جا سکے۔ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی اور مقدس و مطہر آقا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عشق و محبت اور دل و جان سے آپ کے ہر ارشاد پر لبیک کہنا آپ کی بہترین خصوصیات ہیں۔

تزود من الاقمار قبل افولها
لظلمۃ ایام الفراق وطولها

مجاہد بھائی!!! آپ نے تو بفضل خدا کامیابی و کامرانی سے دین کی خدمت کی اور اب رضوانِ یار کا ہار پہن کر اپنے آقا کے قدموں میں جا رہے ہیں ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم جادۂ استقامت پر قائم رہیں۔ اور جس غرض کے لئے ہمیں یہاں آنے کی توفیق عطا فرمائی اس میں کامیاب و کامران فرمائے۔ اور خدا کرے کہ ہماری زندگی اس آیۂ مطہرہ کی مصداق ہو کر

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

آپ ارضِ مقدسہ قادیان کے قرب میں جا رہے ہیں جس کا پیارا نام زبان پر آتے ہی دلوں کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے پاک و مقدس آقا کی خدمت میں جا رہے ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہم بھی عہدہ برآ ہو سکیں۔ اور پھر اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو کر زاد نو دور ہو سکنے سکیں۔

خدا ہم پر ابرِ رحمت و فضل سے سایہ کناں ہو۔ تا آنکہ ہم سب اپنی حیاتِ چند روزہ کے لمحات گذار کر اس کے حضور میں حاضر ہو سکیں۔

ہم ہیں آپ کے بھائی
مبلغین مشرقی افریقہ

نظامِ وصیّت

یہ تخت و تاج یہ دولت سرا یہ جاہ و جلال	تجھے خبر ہے کہ تیرے نہیں یہ مال و منال
جو تُو خدا کا بنے تو خدائی تیری ہے	نہیں تو تیرے لئے تیری زندگی بھی وبال
سراپا عشق نہیں ہے اگر تو ہی ہستی	خیالِ خام ہے تیری یہ آرزوئے وصال
یہ دیکھ موت سے آگے مقام ہیں کیا کیا	نہیں ہے موت اگر تیری زندگی کا مآل
نہ ہوگی جب ترے ہاتھوں میں آرزو کی لگام	رہے گا تابہ قیامت دراز دستِ سوال
خدا کی راہ میں ذلّت سے تو جو ہو ترسال	تو آبرو کی تمنا ہے اک فریبِ خیال
دیارِ عشق کی راتیں جنوں سے روشن ہیں	نگاہِ شوق ذرا حلقۂ خرد سے نکال
وہ لذتیں ہیں جو پچھلے پہر کے رونے میں	سمجھ سکے گا کسی دردمند دل کا اُبال
جہاں نظامِ وصیّت کا منتظر ہے تمام	بہت قریب ہے تہذیبِ حاضرہ کا زوال

چلی ہے بزمِ مسیحا کے دم سے پھر ناہید
ریاضِ زیست میں مستانہ وار بادِ شمال

عبد المنان ناہید

اسوۂ احمدؐ

مندرجہ بالا موضوع پر مکرم جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی تقریر جلسہ سالانہ کے متعلق متعدد احباب نے اس ارادہ کا اظہار فرمایا تھا کہ وہ اپنے خرچ پر چھپوا کر تقسیم کریں گے اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو دوست اپنی طرف سے اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہیں اس کے مطابق رقم بھیج دیں تاکہ اس تقریر کو جلد سے جلد اور زیادہ تعداد میں شائع کیا جا سکے۔

(نوٹ) ایسی تمام رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ کو شعبہ نشر و اشاعت کی مد میں برائے اشاعت پمفلٹ "اسوۂ احمدؐ" بھجوائی جائیں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا مجھے آج آٹھواں ماہ سانی سینی ٹوریم میں گذر رہا ہے۔ لیکن بظاہر میری بیماری میں کچھ فرق نظر نہیں آتا۔ احباب کرام اللہ تعالےٰ کے حضور میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ طالب دعا محمود حسن معرفت اسرائیل سانی سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۰۱۱ میں زہرہ بیگم بیوہ حاجی مولا بخش صاحب سہگل چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ غیر منقولہ جائداد میں سے میرے شوہر مرحوم کے ترکہ میں سے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میرا حصہ ایک آنہ ہے (یعنی ۱/۱۶ حصہ) جو بموجب شریعت مجھے دلواتی ہے۔ ایک مکان سکونتی واقع محلہ راجن پورہ بمعہ سفید زمین قیمتی اندازاً بیس ہزار روپیہ ۲۰۰۰۰/- منقولہ جائداد میں سے طلائی چوڑیاں وزنی قریباً ۸ تولہ قیمتی اندازاً ۸۰۰/- روپیہ میرے پاس ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں شقوں کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال جودھامل بلڈنگ لاہور کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے بیٹوں کی طرف سے ۵۰/- روپے پچاس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو میں انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میری آمدنی میں کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا: زہرہ بیگم۔ گواہ شد: محمد یوسف احمدی گواہ شد: انعام الٰہی بقلم خود

وصیت ۱۱۰۱۰ میں محمد یوسف ولد حاجی سلطان محمود صاحب پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان واقع ۲۷ لوئر سرکلر روڈ کلکتہ میں چوتھا حصہ قیمت اندازاً تین لاکھ روپیہ ۳۰۰۰۰۰ کا چوتھا حصہ ۷۵۰۰۰/- ایک مکان واقعہ محلہ راجن پورہ چنیوٹ مالیتی چالیس ہزار روپیہ ۴۰۰۰۰/- روپیہ۔ ایک قطعہ سفید زمین واقعہ چاہ ٹاہلی والہ دسکنی قریباً ۷ مرلہ قیمتی چھ ہزار روپیہ ۶۰۰۰/- روپیہ مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس جائداد کے اگر کوئی اور جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اپنی آمد کے دسویں حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ العبد: محمد یوسف ولد حاجی سلطان محمود صاحب۔ گواہ شد: محمد صدیق احمدی برادر اکبر محمد یوسف موصی مذکور گواہ شد: ظفر احمد احمدی خلف میاں محمد یوسف موصی مذکور۔

وصیت ۱۱۱۳۱ میں حبیب دین ولد بہادری سکنہ چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت بیکار ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر حصہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگی۔ اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا حبیب دین ولد بہادری۔ گواہ شد: عبدالکریم ہیڈ ماسٹر معرفت محمد حسین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ۔

وصیت ۱۱۱۳۲ میں جان سلطان زوجہ عبدالکریم صاحب چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ صرف حق مہر ۲۰۰/- روپیہ ہے اور ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ: جان سلطان بقلم خود۔ گواہ شد: عبدالکریم ہیڈ ماسٹر خاوند موصیہ گواہ شد: عبدالرحمن خان ولد ملک محمد خان چنیوٹ

وصیت ۱۱۱۲۸ میں رقیہ بیگم زوجہ شیخ محمد حسین صاحب پنشنر چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- ہے جو میں اپنے خاوند محترم سے وصول کر چکی ہوں۔ نیز میرے پاس مبلغ پانچصد ۵۰۰/- روپیہ نقد موجود ہیں۔ میں ان دونوں رقموں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ رقم بعد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا رقیہ بیگم۔ گواہ شد: حاجی تاج محمود راجن پورہ مسجد احمدیہ چنیوٹ۔ گواہ شد: شیخ محمد حسین پنشنر محلہ گڑھا کوٹھا تنگو اں مکان ۱۸۱/۱۷۰ چنیوٹ خاوند موصیہ

وصیت ۱۱۱۲۹ میں حبیبہ زوجہ حبیب دین حال سکونت چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد میرا حق مہر ہے۔ جو کہ مبلغ ۳۲/- روپیہ ہے۔ لیکن میں اس وقت مبلغ ... روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت سے منہا کر دیجائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا حبیبہ معرفت ماسٹر عبدالکریم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ۔ گواہ شد: عبدالکریم ہیڈ ماسٹر گواہ شد: حبیب دین خاوند موصیہ۔

وصیت ۱۱۱۳۰ میں صفیہ بیگم زوجہ فاروق احمد صاحب سکونتی چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ منقولہ جائداد میں سے مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ نیز مبلغ ۵۰۰/- روپیہ نقد موجود ہے۔ کانٹے طلائی ایک جوڑا وزنی پونے آٹھ ماشہ ۷ ۳/۴ اور ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی سوا تین ماشہ ۳ ۱/۴ ماشہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر ماہ دس روپے ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ اس کا اور اپنے تمام زیور کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ میں ہر ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور اس میں جو کمی بیشی ہوگی۔ اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ کی بھی انجمن حقدار ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ کی بھی انجمن حقدار ہوگی۔ اور میرے ورثاء میری اس وصیت کے پابند ہونگے۔ الامۃ: صفیہ بیگم۔ گواہ شد: سلیم اللہ حجایا اور میاں عبدالرحیم لیبر مرچنٹ آگرہ حال چنیوٹ گواہ شد: فاروق احمد سہگل احمدی بقلم خود خاوند موصیہ

وصیت ۱۱۲۴۱ میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری احمد حسن صاحب شاہد رہ تحصیل شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا حق مہر ۲۴۰/- بذمہ خاوند ہے۔ نیز میرے زیورات مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ کی بھی صدر انجمن مذکور مالک ہوگی۔ الامۃ: مبارکہ بیگم۔ گواہ شد: احمد حسن موصی دفعدار کلرک بی۔ اے۔ سی ریکارڈ آفس نوشہرہ چھاؤنی گواہ شد: مرزا اللہ دتہ احمدی موصی ۳۴۴۸ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ نوشہرہ

وصیت ۱۱۲۴۴ میں نصیرہ بیگم زوجہ شیخ عبدالحکیم صاحب عمر ۲۰ سال سکنہ نوشہرہ چھاؤنی ڈاک بنگلہ نوشہرہ پشاور صوبہ سرحدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچصد روپیہ ۵۰۰/- زیورات قیمتی مبلغ پانصد روپیہ ۵۰۰/- نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: نصیرہ بیگم زوجہ عبدالحکیم ڈاک بنگلہ۔ گواہ شد: مرزا اللہ دتہ احمدی موصی ۳۴۴۸ سیکرٹری مال انجمن نوشہرہ

وصیت ۱۱۲۴۵ میں حفیظ الرحمن ولد ملک محمد سلیم صاحب عمر ۱۹ سال ساکن جہلم حال رسول گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار جیب خرچ ۱۵/- روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن مذکور کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں نیز میرے متروکہ میں بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: حفیظ الرحمن صاحب گواہ شد: محمود دین احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ رسول گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۱۲۴۹ میں منور الدین احمدی امرتسری ولد ملک صلاح الدین صاحب عمر ۲۲ سال حال وارد رسول گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد ۲۰/- روپے بطور جیب خرچ والد صاحب سے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: منور الدین احمد حال وارد رسول۔ گواہ شد: شجاع الدین سیالکوٹی گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۱۲۵۰ میں سید احمد شاہ ولد سید حیدر شاہ صاحب عمر ۲۳ سال سکنہ جونگ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد بطور الاؤنس مبلغ ۴۰/- روپے کی ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: سید احمد شاہ بقلم خود ولد سید حیدر شاہ سکنہ جونگ ضلع گجرات گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: سید حیدر شاہ ولد دستار شاہ سکنہ جونگ

تحریک جدید کے پندرھویں سال کے وعدے ۳۱ مئی تک پورا کرنے والوں کی تیسری فہرست

تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کرنے والے مجاہدین کی دو فہرستیں پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ اب ذیل میں تیسری فہرست دیتے ہوئے یہ نوٹ دیا جانا مناسب ہے کہ اگر کوئی مجاہد ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کر چکا ہے مگر اس کا نام ان فہرستوں میں نہیں آیا۔ تو اسے دفتر وکیل المال تحریک جدید سے خط و کتابت کرنا چاہیئے۔ احباب یاد رکھیں کہ دفتر دوم کے سال پنجم کی فہرست ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ بہت جلد شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ان احباب کے لئے بھی دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے ۳۱ مئی تک ادا نہ کر سکے۔ ان کی دلی تڑپ اور خواہش تو تھی۔ اور انہوں نے کوشش بھی کی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اب ان کو اپنی کوشش کو ڈھیلا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جلد سے جلد ادا کرنے کی جدوجہد کریں:۔

(۳) ایسے احباب بھی ہیں۔ جنہوں نے ۳۰ مئی تک یا اس سے بھی پہلے ادا کرنے کا لکھا تھا۔ مگر وہ باوجود کوشش کے اب تک ادا نہیں کر سکے:۔

(۴) بعض ایسے ہیں۔ جن کا وعدہ جولائی اگست یا ستمبر میں دینے کا ہے۔ یا اکتوبر نومبر میں ادا کرنے والے ہیں۔ یا بعض وہ ہیں۔ جنہوں نے کہا۔ کہ دوران سال میں جب بھی موقعہ آیا ادا کر دیں گے ایسے تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ تا اس کا نام حضرت اقدس کے حضور ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش کیا جا سکے۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ تحریک جدید کے مجاہد ابھی سے جدوجہد کریں:۔

(۵) تحریک ستمبر میں شامل ہونے والے بعض احباب جو قسط وار دے رہے تھے۔ انہوں نے ۳۱ مئی تک ادا شدہ قسطیں وضع کر کے باقی رقم وعدہ کی پیشگی دے کر اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ پس تحریک جدید کے مجاہد کوشش کر کے اپنے وعدے پورے کریں:۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

محمد عباد اللہ صاحب مسجد مبارک درویش قادیان ۲۱/-/-
مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان ۱۲/۴
مولوی عبد الرحمن صاحب انور وکیل الدیوان ۴۱/۶
" عبد القدیر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ۴۶/-/-
ظہور الدین صاحب کھوکھر سیالکوٹ ۱۸/-
گیانی محمد صدیق صاحب ۶/-
ماسٹر روشن دین صاحب بدوملہی ۱۰/-
میاں قطب الدین صاحب ہالوالہ " ۶/-
میاں اللہ دتہ بوٹ میکر بدوملہی سیالکوٹ ۱۰/-
چوہدری عزیز الدین صاحب پسرور سیالکوٹ ۴۰/-
" محمد مختار صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۶۱۵/۵
مولوی محمد صاحب چھانگا نگ ۶۰/-
" مظفر الدین صاحب ڈھاکہ ۳۸/-/-
بیگم رشیدہ بیگم صاحبہ " ۲۴/-
مولوی علی قاسم خان صاحب ۵۶/-
ماسٹر خلیل احمد صاحب " ۸/-
ماسٹر مولا بخش صاحب گوجرانوالہ ۱۴/-
بابو نذیر احمد صاحب پسرور " ۱۴/-
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ " ۳۰/-
چوہدری امیر الدین صاحب آف منٹگمری چک ۱۰۰ درکھانہ ۴۷/-/-
قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ ۷۰/-
ابو الفضل الرحمن صاحب محمد اقبال صاحب نشتر سرگودھا ۵۰/-
ماسٹر غلام احمد صاحب لگرالی ۱۳/-

کیپٹن محمد ابراہیم صاحب راولپنڈی ۳۱۰/-
ملک ستار بخش صاحب محمودہ ۳۷۲/-
ڈاکٹر سعید احمد صاحب کوٹلی ضلع جہلم ۳۰۹/-
احمد گنجی صاحب منگلور ۵/-
چوہدری باغ دین صاحب چک $\frac{30}{11\text{-L}}$ ۶۸/-
اللہ دتہ صاحب " ۱۴/-
حکیم نواب خان صاحب " ۷/-
قریشی جان محمد صاحب اوکاڑہ ۵/-
چودھری ظفر علی صاحب جینید ھڑ ۲۵/۸
خواجہ محکم الدین صاحب کھلنا معہ اہلیہ صاحبہ بنگال ۱۶/-
ڈاکٹر ثریا طاہرہ صاحبہ بنت عبد الرحمن صاحب انجا ۱۰/-
ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو ۳۱۰/-
سیکرٹری مال صاحب کی اطلاع ہے۔ کہ رقم انہیں وصول ہو چکی ہے۔
مولوی محمد زہدی صاحب فضلی معہ اہلیہ بورنیو ۷۵/-/-
میاں عبد الحق صاحب ناصر منٹگمری ۳۷/-
آپ نے اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی رقم وعدہ کی ادا کرتے ہوئے لکھا۔ کہ میں بے کار ہوں آمد کوئی نہیں۔ دل میں خواہش شدید تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کر دے۔ حضور کی خدمت میں میرے لئے خاص دعا کی عرض کریں۔
جلال الدین صاحب ڈسکوی ڈیرہ نواب بہاولپور ۱۲۳/۸/-

ملک محمد علی صاحب لودھراں ملتان
چوہدری محمد مختار صاحب ٹھیکیدار نہر قلعہ صوبا سنگھ ۶۱۱/۵/-
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان ۳۸/-
نور حسن شاہ صاحب شیخ پورہ گجرات ۶/-/-
اہلیہ صاحبہ نور حسن شاہ صاحب شیخ پورہ گجرات ۵/-
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب لاہور کینٹ ۲۸۰/-
بابو عبد الحمید صاحب شملوی راولپنڈی ۱۳۰/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحمید صاحب شملوی راولپنڈی ۴۱/-
حاجی نصیر الحق صاحب راولپنڈی ۱۲۰/-
اہلیہ صاحبہ حاجی نصیر الحق صاحب راولپنڈی ۱۰/-/-
چوہدری سراج الدین صاحب راولپنڈی ۲۰/-
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحق صاحب راولپنڈی ۷۰/-
پیر محی الدین صاحب راولپنڈی ۱۵۰/-
خضر سلطانہ صاحبہ کراچی ۷/۴/-
دختران و فرزندان شیخ غلام حسین صاحب کراچی ۲۲/۴
مفضل الرحمن صاحب و محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا ۵۰۰/-
عبد الحمید صاحب اکونٹنٹ لاہور ۱۲۰/-

محمد معین الدین صاحب حیدر آباد دکن ۲۰۱/-
محمود النساء اہلیہ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد دکن ۵۶/-/-
رحیم النساء صاحبہ اہلیہ سیٹھ عوث صاحب مرحوم حیدر آباد دکن ۳۶/-
غلام محمود صاحب فرزند سیٹھ عوث صاحب مرحوم حیدر آباد دکن ۵۱/-/-
محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن ۹۶/-
سلیمہ بیگم صاحبہ " ۲۶۶/-
حکیم محمد یونس صاحب " ۴۳/۵
زبیدہ بیگم صاحبہ دختر محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن ۱۸/-/-
رضیہ بیگم صاحبہ دختر محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن ۱۸/-/-
محمد عبد الجلیل صاحب فیضی حیدر آباد دکن ۳۹/۱۲
محمد سلیمان صاحب " ۴۱/-
احمد عوری صاحب " ۳۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب B.O.S. حیدر آباد دکن ۱۶/-
حکیم سید مسیح اللہ صاحب " ۸/۴/-
سید ابراہیم صاحب " ۶/۴/-
عبد الرشید خان صاحب حیدر آباد دکن ۲۰/۵
محمد عبد اللطیف صاحب " ۴۰/-
بیگم صاحبہ نواب اکبر یار جنگ بہادر " ۵۶/-
احمد عبد اللہ صاحب نائیکل " ۲۲/-
احمد عبد العزیز صاحب تلہ کچوری حیدر آباد دکن ۱۵/-

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مہاجر اور انصار کی تفریق اسی صورت میں مٹ سکتی ہے کہ مہاجرین کی جملہ شکایات کو جلد سے جلد رفع کیا جائے

مہاجرین کانفرنس میں حسین شہید سہروردی کی تقریر

(الفضل کے سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۷ رجون۔ کل رات آل انڈیا پاکستان مہاجر کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر حسین شہید سہروردی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ جب تک مہاجرین کو تسلی بخش طریق پر آباد نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کا استحکام معرض خطر میں رہے گا۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ دنیا کے سامنے مہاجرین کی آباد کاری کا کارنامہ پیش کرنے سے قبل ایک ایک مہاجر کو اس طور سے [illegible] کا انتظام کرے۔ کہ وہ حقیقی معنوں میں پاکستان کا شہری بن جائے۔ اور اس طرح عملاً مہاجر اور انصار کی تفریق اٹھ جائے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا وہ گورنر کے مشیر مقرر کرنے کے معتقد اور اگر نہیں ہے۔ سادہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ یہاں کی مقامی آبادی سے علیحدہ ہوں گا ہو لکھ مجھ بم اور سوچیں۔ انہوں نے کہ آباد کاری جلد سے جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مہاجروں کی موجودہ تفریق کالعدم ہو جائے۔

آپ نے پبلک سیفٹی ایکٹ کو ملکی مفاد کی خاطر ریلی آف انڈیا ایکٹ مطالبہ کیا۔ کہا۔ جلد سے جلد منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے یہ جاری کیا گیا تھا اور جسے ان کو کہا کہ تم بھی اب اس کا غلط طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ اور بالخصوص سرحد اور سندھ میں اسے جس طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

آپ نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ جلد سے جلد آئین مرتب کر کے مرکز اور صوبجات میں انتخابات کرائے جائیں۔ تا عوام کی نمائندہ حکومتیں قائم ہوں۔ اور پاکستان کے استحکام کے خلاف ہر ممکن خطرہ کا قلع قمع ہو جائے۔ جب تک نئے انتخابات نہیں ہوتے۔ ضروری ہے اگر ضروری کر دیا کہ مقرر [illegible] اور ان کی تعداد کے مطابق ان کی نشستیں مقرر کی جائیں۔

اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ مہاجرین میں اتفاق نہیں ہے ہر جگہ مہاجرین علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں اور حکومت ایک جماعت کو دوسری جماعت کے خلاف استعمال کر رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مہاجرین کے اپنے مفاد کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے آپ نے اپیل کی۔ کہ تمام مہاجرین علیحدہ علیحدہ جماعتوں کو ختم کر کے ایک ہی مرکزی تنظیم میں شامل ہو جائیں۔ میرا کام یہی ہے کہ میں مہاجرین کو متحد کر کے ایک مرکزی تنظیم کے تحت انہیں جمع کر دوں۔ تا انہیں مرکزی طور پر صحیح رہنمائی میسر آجائے۔

جب مسٹر سہروردی اتحاد کی اپیل کر رہے تھے۔ تو سٹیج کے پیچھے کچھ ہنگامہ شروع ہوا۔ مہاجرین کے بعض اراکین نے آواز بلند کی کہ ہماری تنظیم پہلے سے قائم ہے۔ اس پر باہمی تکرار شروع ہو گئی۔ بالآخر جب مطالبات کی شکل میں مہاجر لیگ کی طرف سے بعض تجاویز پیش کی گئیں۔ تو اس سلسلے میں بعض لوگوں کی باہمی تکرار زور پکڑ گئی۔ اور اس طرح افراتفری کے عالم میں صاحب صدر نے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے ایک بجے رات جلسہ کو برخاست کر دیا۔

مشیروں کے تقرر کے متعلق صوبائی لیگ کونسل نے وزیر اعظم کا فارمولا منظور کر لیا

"نگران کمیٹی" کے خلاف صدر مرکزی لیگ سے اپیل کی تجویز

الفضل کے سٹاف رپورٹر سے

لاہور ۲۶ رجون۔ گورنر کے مشیر مقرر کرنے کے متعلق صوبائی مسلم لیگ کے صدر میاں عبدالباری نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کا جو فارمولا گذشتہ دنوں منظور کیا تھا۔ آج مسلم لیگ کونسل نے طویل اور گرما گرم بحث کے بعد ۱۱۷ ووٹوں کی اکثریت سے اسکی توثیق کر دی۔ جس قرارداد کے ذریعہ اس فارمولے کو منظور کیا گیا۔ اس کے حق میں ۱۲۵ اور خلاف ۸ ووٹ آئے۔ قرارداد راولپنڈی مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمود احمد منٹو نے پیش کی اور مسٹر علاؤ الدین صدیقی نے اس کی تائید میں دھواں دھار تقریر فرمائی۔

یاد رہے۔ اس فارمولا کے مطابق گورنر مغربی پنجاب کے پانچ مشیر مقرر کئے جائیں گے۔ صوبائی مسلم لیگ کے صدر مشیروں کے ناموں کی ایک فہرست وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اور وزیر اعظم اس میں سے پانچ نام منتخب کر کے انہیں مشیر مقرر کر دیں گے۔ یہ مشیر کابینہ کے طور پر کام کریں گے۔ اور انہیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت وزراء کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے۔ گورنر اور مشیروں کے درمیان اختلاف رائے کی صورت میں آخری فیصلہ مرکزی حکومت کرے گی۔

قرارداد پر بحث سے قبل میاں عبدالباری نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں بتایا۔ کہ چونکہ آرگنائزنگ کمیٹی نے سیکرٹری اور مجلس عاملہ کے تین اراکین کے استعفوں کی منظوری کو ضابطہ کے خلاف قرار دیتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ ان کی جگہ نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں نہ لایا جائے۔ اس لئے احتراماً انتخاب کو فی الحال ملتوی کیا جاتا ہے۔ لیکن مستعفی شدہ ارکان نے آرگنائزنگ کمیٹی کو مغالطہ میں ڈال کر یہ حکم صادر کرایا ہے۔ اس لئے صدر آل پاکستان مسلم کی خدمت میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کی جائیگی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے میاں عبدالباری نے مزید فرمایا۔ سب سے بڑا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ گذشتہ اجلاس کے ایجنڈے میں استعفوں کی منظوری کا کوئی ذکر نہ تھا۔ اس لئے غیر آئینی طور پر اسے زیر بحث لا کر انتہائی عجلت سے کام لیا گیا۔ یہ اعتراض غلط ہے۔ صوبائی لیگ کے قواعد بھی اور مرکزی لیگ کا منشور بھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ کہ صدر اپنی مرضی سے کوئی اہم معاملہ فوری طور پر زیر بحث لا سکتا ہے۔ ویسے بھی ایجنڈے کی ایک شق تھی "اہم سیاسی امور پر غور و خوض" اس شق میں استعفوں پر غور و خوض کے لئے کافی سے زیادہ گنجائش موجود تھی۔ اندریں صورت آرگنائزنگ کمیٹی کا یہ فیصلہ کہ جنرل سکرٹری اور مجلس عاملہ کے تین اور ارکان کے استعفوں کی منظوری بے ضابطہ طریق پر عمل میں لائی گئی ہے۔ درست نہیں ہے۔ اور اس کے خلاف احتجاج ضروری ہے۔

اجلاس کے اختتام سے قبل شیخ محبوب الٰہی نے جو مستعفی ارکان میں سے ہیں۔ بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کی غرض سے تقریر کی اجازت چاہی۔ لیکن انہیں اجازت نہ دی گئی۔

ہیروشیما والے بم سے زیادہ طاقتور بم

واشنگٹن ۲۶ رجون۔ امریکہ نے ایک ایسا بم تیار کر لیا ہے۔ جو اس بم سے زیادہ مہلک ہے۔ جو ہیروشیما پر گرایا گیا تھا۔

تمام عرب ممالک کا شہنشاہ شاہ فاروق کو بنایا جائے

قاہرہ ۲۶ رجون۔ حسنی الزعیم شامی لیڈر نے جو شام کا صدر بلا مقابلہ منتخب ہو گیا ہے۔ حال ہی میں بعض مصری سربرآوردہ شخصیتوں کو دمشق میں کہا ہے کہ اگر تمام عرب ایک ہی سلطنت میں منسلک ہونا چاہتے ہیں۔ تو اسکو خوشی آمدید کہیگا۔ بشرطیکہ شاہ فاروق کو عربوں کا شہنشاہ بنایا جائے۔ مصر ہفت روزہ "اکبر الیوم" نے اسکی اطلاع شائع کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ الزعیم نے اعلان کیا۔ ہر عرب ملک کو اپنی آزادی برقرار رکھنی چاہیئے۔ اور اس نے اس خیال کی تردید کی۔ کہ شام عراق یا شرق اردن سے الحاق کریگا۔ (دستشار)

پریس کے مالکوں کو ڈپٹی کمشنر کا انتباہ

لاہور ۲۷ رجون۔ دفتر ڈپٹی کمشنر لاہور کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر لاہور کے نوٹس میں آیا ہے۔ کہ ضلع لاہور کے پریس کے مالکان ہر ایک کتاب کی جو ان کے پریس میں شائع ہوتی ہے۔ ایک ایک کاپی حسب منشا دفعہ ۹ (الف) پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ ۱۸۶۷ نوٹیفیکیشن ۵/۱۲ مجریہ ۱۷ رجون ۱۹۰۶ء بمع بیان محمول تفصیلات ضروریہ مطابق دفعہ ۱۶ ایکٹ مذکورہ بالا اس کتاب کے پریس سے اول نکالنے کے ایک ماہ کے اندر ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں نہیں بھیجتے۔

ان تمام پریسوں کے مالکوں کو جو ضلع لاہور میں واقع ہیں۔ چاہیئے کہ بمع بیان مطلوبہ کے وقت اندر کتب بھیجنے میں کوتاہی نہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف دفعہ ۱۶ پریس ایکٹ کارروائی کی جائیگی۔

لنڈن ۲۶ رجون۔ سابق وزیر اعظم پنجاب سر خضر حیات ٹوانہ کل رات لنڈن پہنچے۔ جہاں وہ دو ماہ تک قیام فرمائیں گے۔

ماہ رمضان کے تقدس کا خیال رکھا جائے

وزیر اعظم پاکستان کی اپیل

کراچی ۲۶ رجون۔ وزیر اعظم پاکستان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ "گذشتہ سال ماہ رمضان کے موقع پر میں نے یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ پاکستانی عوام ماہ رمضان کے تقدس کا پورا خیال رکھیں گے۔ چنانچہ مسلمانوں پر میری اس اپیل کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ مجھے امید ہے۔ کہ اس دفعہ بھی اسلامی احکام کی پوری پابندی کی جائیگی۔ حکام کراچی نے اس سلسلہ میں بعض ہدایات اور احکامات جاری کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ نہ صرف اسلامیان کراچی اس سلسلہ میں حکام سے پورا تعاون کریں گے بلکہ پاکستان بھر میں مسلمان اسلامی احکام و فرائض کی پابندی کریں گے۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں مسٹر سہروردی کی تقریر

لاہور ۲۶ رجون۔ مسٹر شہید سہروردی ۲۹ رجون کو شام کے ساڑھے پانچ بجے ویسٹ پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے زیر اہتمام "پاکستان اور اس کے مسائل" کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔

پیر صاحب مانکی شریف سے پارٹی بازی

ختم کر دینے کی اپیل

پشاور ۲۶ رجون۔ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن آف پاکستان کے ڈائرکٹر شعبہ دینیات مولانا ثناء اللہ خاں نے ایک بیان میں پیر صاحب مانکی شریف سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پارٹی بازی کی منظم سیاسیات سے کنارہ کش ہو کر استحکام پاکستان کی خاطر اپنی تمام توجہ صرف کر دیں۔

مولانا ثناء اللہ خاں نے کہا ہے۔ "میری رائے میں سرحدی عوام کو خان عبدالقیوم خاں کی قیادت پر کامل اعتماد ہے۔ جو شروع سے ہی عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ استصواب کے دوران پیر صاحب کی خدمات کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اب انہیں چند خود غرض لوگ اپنا آلۂ کار بنا رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ پیر صاحب عوام کی روحانی قیادت فرما کر پاکستان کو ایک مضبوط اسلامی مملکت بنانے کے لئے کوشاں ہو جائیں۔